26330 ۔ زمزم کے پانی سے استنجاء کرنا

سوال

کیا زمزم کے ساتھ استنجاء کرنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

احادیث صحیحہ اس پردلالت کرتی ہیں کہ ماء زمزم بابرکت اورشرف والا ہے ، صحیح مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کے بارہ میں فرمایا :

(بلاشبہ یہ بابرکت اورکھانے والے کےلیے کھانا بھی ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (2473)

اورابودواود طیالسی کی روایت میں یہ لفظ زیادہ ہیں (اوربیمار کے لیے شفا ہے) ابوداود طیالسی (1 / 364) اس کی سند جیدہے ۔

تواس طرح یہ صحیح حدیث ماء زمزم کی فضیلت وبرکت پردلالت کرتی ہے اوریہ کہ زمزم کھانا اوربیمار کےلیے شفا بھی ہے ، توسنت طریقہ تویہ ہے کہ اسے پیا جائے جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پیا تھا ۔

اس سے وضوء اوراستنجاء کرناجائز ہے اور اسی طرح اگرضرورت ہوتو غسل جنابت بھی کیا جاسکتا ہے ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے پانی نکلا توصحابہ کرام نے اس پانی کواپنی ضروریا ت کےلیے استعمال کیا اوراس میں سے پیا بھی گیا اوروضوء اورغسل بھی کیا گیا ، اوراستنجا بھی ضروریا ت میں سے ہے ، تویہ سب کچھ فی الواقع ہوا تھا ۔

اورزمزم اگرچہ اس پانی کی طرح نہیں جوکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے نکلا تھا اورنہ ہی اس سے افضل ہے ، تواس طرح یہ دونوں پانی بابرکت اورشرف کے مالک ہیں ۔

توجب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے نکلنے والے پانی کے ساتھ وضوء اوراستنجاء و غسل کرنا اورکپڑے دھونا جائز ہوا تو اسی طرح زمزم سے بھی جائز ہوا ۔

بہرحال یہ زمزم پاکیزہ اورطیب ہے اسے پینا مستحب ہے اوراس میں کوئ حرج نہیں کہ اس سے وضوء بھی کرلیا جائے اورنہ ہی اس میں کوئ حرج ہے کہ اس سے کپڑے وغیرہ دھوئے جائیں اور اسی طرح اگرضرورت پڑے تواستنجاء کرنے میں بھی کوئ حرج نہیں جس طرح کہ اوپربھی بیان ہوچکا ہے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا :

(زمزم جس چیزکے لیے پیا جائے وہ اسی کے لیے ہے) سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (3062) ، اس سند میں ضعف ہے لیکن اوپروالی صحیح حدیث اس کی شاھد ہے ۔ والحمدللہ ۔ ا ھـ .